روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 11۔اگست 2016ء 7 ذیقعد 1437 ہجری 11 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 182

سمیع و علیم خدا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کرلے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

(البقرہ:128)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں کہ ان سے حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا کہ ایک دفعہ میں کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔عدالت میں اور اور مقدمے ہوتے رہے اور میں باہر ایک درخت کے نیچے انتظار کرتا رہا۔چونکہ نماز کا وقت ہوگیا تھا اس لئے میں نے وہیں نماز پڑھنا شروع کردی۔مگر نماز کے دوران میں ہی عدالت سے مجھے آوازیں پڑنی شروع ہوگئیں مگر میں نماز پڑھتا رہا۔جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے پاس عدالت کا بیرا کھڑا ہے۔سلام پھیرتے ہی اس نے مجھے کہا مرزا صاحب مبارک ہو آپ مقدمہ جیت گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اپنی جوانی کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مجھ کو معلوم ہوا یا فرمایا اشارہ ہوا کہ اس راہ میں ترقی کرنے کے لئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔فرماتے تھے پھر میں نے چھ ماہ لگاتار روزے رکھے اور گھر میں یا باہر کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں۔صبح کا کھانا جب گھر سے آتا تھا تو میں کسی حاجتمند کو دے دیتا تھا اور شام کا خود کھالیتا تھا۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آخر عمر میں بھی آپ نفلی روزے رکھتے تھے یا نہیں؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ آخر عمر میں بھی آپ روزے رکھا کرتے تھے خصوصاً شوال کے چھ روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے اور جب کبھی آپ کو کسی خاص کام کے متعلق دعا کرنا ہوتی تھی تو آپ روزہ رکھتے تھے ہاں مگر آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف وکمزوری رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود تحریر کا کام آخری زمانہ میں ٹیڑھے نب سے کیا کرتے تھے اور بغیر خطوط کا سفید کاغذ استعمال فرماتے تھے۔آپ کی عادت تھی کہ کاغذ لے کر اس کی دو جانب شکن ڈال لیتے تھے تاکہ دونوں طرف سفید حاشیہ رہے اور آپ کالی روشنائی سے بھی لکھ لیتے تھے اور بلیو، بلیک سے بھی اور مٹی کا اُپلہ سا بنوا کر اپنی دوات اس میں نصب کروا لیتے تھے تاکہ گرنے کا خطرہ نہ رہے۔آپ بالعموم لکھتے ہوئے ٹہلتے بھی جاتے تھے یعنی ٹہلتے بھی جاتے تھے اور لکھتے بھی اور دوات ایک جگہ رکھ دیتے تھے جب اس کے پاس سے گزرتے نب کو تر کرلیتے اور لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی تحریر کو پڑھتے بھی جاتے تھے اور آپ کی عادت تھی کہ جب آپ اپنے طور پر پڑھتے تھے تو آپ کے ہونٹوں سے گنگنانے کی آواز آتی تھی اور سننے والا الفاظ صاف نہیں سمجھ سکتا تھا۔آپ کی تحریر پختہ مگر شکستہ ہوتی تھی۔جس کو عادت نہ ہو وہ صاف نہیں پڑھ سکتا تھا۔لکھے ہوئے کو کاٹ کر بدل بھی دیتے تھے۔چنانچہ آپ کی تحریر میں کئی جگہ کٹے ہوئے حصّے نظر آتے تھے اور آپ کا خط بہت باریک ہوتا تھا۔

ضرورت سٹاف ایم ٹی اے

نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان کو مندرجہ ذیل آسامیوں پر تقرر کرنا مقصود ہے۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوان مورخہ 31 اگست 2016ء تک اپنی درخواستیں ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے کے نام اپنے امیر ضلع یا صدر حلقہ کی سفارش کے ساتھ اپنی اسناد کی نقول کے ساتھ بھجوائیں۔جو معیار پر پورا اترتے ہوں گے ان کو ترجیح دی جائے گی۔

گرافک ڈیزائنر: بی ایس (BS) چار سالہ/ ماسٹرز کمپیوٹر سائنس/ گرافک ڈیزائننگ/ اینی میشن۔

آرٹ ڈائریکٹر: بی ایس (BS) چار سالہ/ ماسٹرز، انٹیریئر ڈیزائننگ/ فائن آرٹس، آرٹ اینڈ ڈیزائننگ، ڈپلومہ ہولڈر۔

پروگرام پروڈیوسر: بی ایس (BS) چار سالہ/ ماسٹرز/ ماس کمیونیکیشن، میڈیا سائنسز، فلم اینڈ ٹیلی ویژن، ڈویلپمنٹ کمیونیکیشن۔

آئی ٹی انچارج اینڈ نیٹ ورکنگ: بی ایس (BS) چار سالہ/ ماسٹرز، ٹیلی کمیونیکیشنز، نیٹ ورکنگ، CCNA، کمپیوٹر سائنسز۔

ایڈیٹر: بی ایس (BS) چار سالہ/ ماسٹرز، فلم اینڈ ٹیلی ویژن، ڈپلومہ ان وڈیو ایڈیٹنگ، متعلقہ فیلڈ میں تجربہ۔

کیمرہ مین: ڈپلومہ ان وڈیو گرافی، متعلقہ فیلڈ میں تجربہ۔

(ایڈیشنل نظارت اشاعت برائے ایم ٹی اے ربوہ)

ضرورت لیب ٹیکنیشنز

ادارہ نور العین بلڈ بینک میں تجربہ کار لیب ٹیکنیشنز کی ضرورت ہے۔ایسے احباب جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے ایوان محمود میں جمع کروائیں۔اپنی درخواست کے ہمراہ ایک عدد فوٹو گراف دو عدد شناختی کارڈ کی کاپیاں اور اسناد کی نقول نیز تجربہ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لگائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

شکیب جلالی کے چند منتخب اشعار

معرفت ذات کو اجاگر کرنے کا سلسلہ شکیب جلالی کی شاعری کا مخصوص اور نمایاں عمل ہے۔ اردو میں علامتی شاعری کے فروغ میں ان کا نمایاں ترین حصہ ہے۔ انہوں نے زندگی کو اپنے شعور کے آئینے میں دیکھا اور اپنے شعور کے مطابق اس کو ایسے انداز میں پیش کیا کہ پڑھنے اور سننے والوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ ان کی شاعری صداقت احساس کا ایک خوبصورت نمونہ بھی ہے ان کا مجموعہ کلام 1972ء میں ''روشنی اے روشنی'' کے نام سے شائع ہوا۔ اور قبول عام کی سند حاصل کر گیا۔

فصیل جسم پہ تازہ لہو کے چھینٹے ہیں
حدودِ وقت سے آگے نکل گیا ہے کوئی

یہ ایک ابر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے
تمام دشت ہی پیاسا دکھائی دیتا ہے

اک یاد ہے کہ دامن دل چھوڑتی نہیں
اک بیل ہے کہ لپٹی ہوئی ہے شجر کے ساتھ

کب سے ہیں ایک حرف پہ نظریں جمی ہوئیں
وہ پڑھ رہا ہوں جو نہیں لکھا کتاب میں

تو نے کہا نہ تھا کہ میں کشتی پہ بوجھ ہوں
آنکھوں کو اب نہ ڈھانپ، مجھے ڈوبتے بھی دیکھ

ملبوس خوشنما ہیں مگر جسم کھوکھلے
چھلکے سجے ہوں جیسے پھلوں کی دکان پر

سوچو تو سلوٹوں سے بھری ہے تمام روح
دیکھو تو اک شکن بھی نہیں ہے لباس میں

اتر کے ناؤ سے بھی کب سفر تمام ہوا
زمیں پہ پاؤں دھرا تو زمین چلنے لگی

یہ بات اور کہ وہ لب تھے پھول سے نازک
کوئی نہ سہہ سکے، لہجہ کرخت ایسا تھا

دل سا انمول رتن کون خریدے گا شکیبؔ
جب بکے گا تو یہ بے دام ہی بک جائے گا

میں لوٹ آیا ہوں خاموشیوں کے صحرا سے
وہاں بھی تیری صدا کا غبار پھیلا تھا

آ کر گرا تھا کوئی پرندہ لہو سے تر
تصویر اپنی چھوڑ گیا ہے چٹان پر

چلو گے ساتھ مرے آگہی کی سرحد تک
یہ راہگزار اترتی ہے گہرے پانی میں

اس کے پردوں پہ منقش تری آواز بھی ہے
خانہ دل میں فقط تیرا سراپا ہی نہیں

عالم میں جس کی دُھوم تھی اُس شاہکار پر
دیمک نے جو لکھے کبھی وہ تبصرے بھی دیکھ
بچھتی تھیں جس کی راہ میں پھولوں کی چادریں
اب اُس کی خاک گھاس کے پیروں تلے بھی دیکھ

جہاں تلک بھی یہ صحرا دکھائی دیتا ہے
مری طرح سے اکیلا دکھائی دیتا ہے
نہ اتنی تیز چلے سرپھری ہوا سے کہو
شجر پہ ایک ہی پتا دکھائی دیتا ہے

مری نگاہ میں خواہش کا شائبہ بھی نہ تھا
یہ برف سی ترے چہرے پہ کیوں پگھلنے لگی
جو دل کا زہر تھا کاغذ پہ سب بکھیر دیا
پھر اپنے آپ طبیعت مری سنبھلنے لگی

یہ گردِ رہ شوق ہی جم جائے بدن پر
رُسوا ہیں کہ ہم کوئی لبادہ نہیں رکھتے

بیتی یادوں کا تقاضا تو بجا ہے، لیکن
گردش شام و سحر کیسے کوئی ٹھہرا دے

بھولا نہیں ہوں مقتل امید کا سماں
تحلیل ہو رہا تھا شفق میں سحر کا رنگ

آ کے پتھر تو مرے صحن میں دوچار گرے
جتنے اس پیڑ کے پھل تھے پس دیوار گرے

اب یہاں کوئی نہیں ہے، کس سے باتیں کیجئے
ہے مگر چپ چاپ سی تصویر آتش دان پر

خاموشی بول اٹھے ہر نظر پیغام ہو جائے
یہ سناٹا اگر حد سے بڑھے کہرام ہو جائے

یہ کون بتائے عدم آباد ہے کیسا
ٹوٹی ہوئی قبروں سے صدا تک نہیں آتی

(انتخاب از کلیات شکیب جلالی)

پروفیسر عبدالصمد قریشی

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

زار روس کا عبرتناک انجام

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

(قسط اول)

ایک عالمی تباہی کی پیشگوئی

1904ء سے حضرت مسیح موعودکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی عالمی تباہی کی خبریں ملنی شروع ہوئیں جو کہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور اس کے نتیجہ میں اتنی خون ریزی ہوگی کہ جس کی مثال ماضی کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ چنانچہ 8/اپریل1905ء کو آپ نے اس پیشگوئی کے اعلان کیلئے ''الانذار'' کے نام سے ایک اشتہار شائع فرمایا اور اس میں تحریر فرمایا۔

''خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا۔وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا۔کہ زلزلے سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جسے قیامت کہہ سکیں گے۔) اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا۔ یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ بہر حال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو۔قریب ہو یا بعید ہو۔پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ بہت خطرناک ہے۔''

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔''

پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ بھی بتایا گیا کہ یہ عالمی تباہی سولہ سال کے اندر آئے گی۔ چنانچہ 1905ء میں ہی آپ تحریر فرماتے ہیں۔

اگر خدا تعالیٰ نے اس آفت شدیدہ میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف میں ایک طویل نظم شائع فرمائی جس کے آخری اشعار یہ تھے۔

آئے گا قہرِ خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ ہوگا یہ کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہوجائے گی زیرو زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمین
صبح کر دے گی انہیں مثل درختانِ چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے، اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہوجائیں گے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملہ کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ نا شناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارو مدار
وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

جیسا کہ ان اشعار سے ظاہر ہے یہ ایک عالمی عذاب کی پیشگوئی ہے۔جس سے نہ صرف انسان بلکہ درخت اور پرندے بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ مسافروں کے لئے یہ تباہی بہت سخت ہوگی اور اتنی خونریزی ہوگی کہ خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ یورپ ایشیا اور جزائر اس سے بری طرح متاثر ہوں گے۔اور زار اس تباہی کے نتیجہ میں عبرتناک انجام کو پہنچے گا۔''زار'' کا خطاب روس کے بادشاہ کیلئے استعمال ہوتا تھا۔اور یہ عالمگیر تباہی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہوگی۔

اس نظم کے حاشیہ میں حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

''خدا کی وحی میں بار بار زلزلہ کا لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اُسے کہنا چاہیے......لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ممکن ہے یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔''

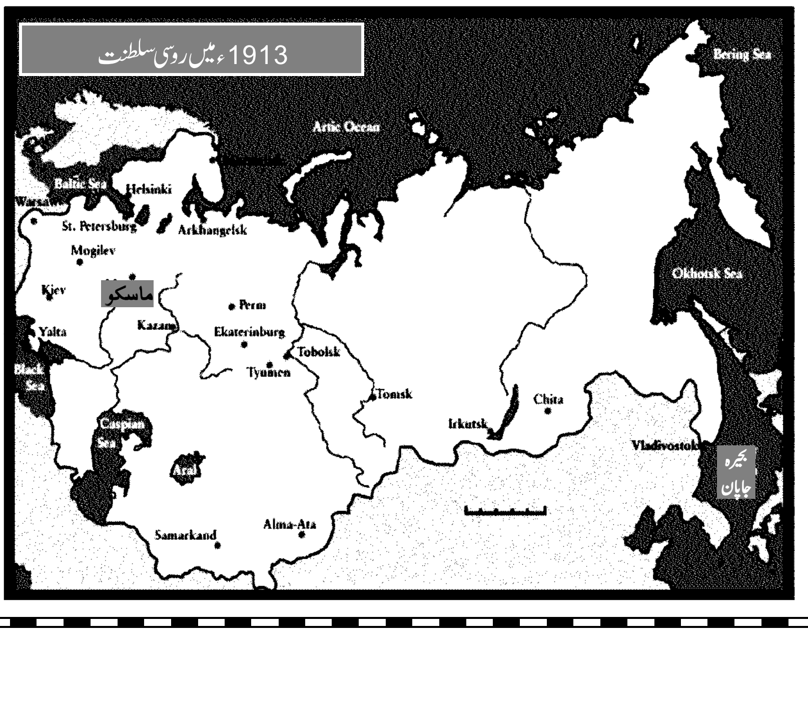

زار کے حالات

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ ''زار'' روس کے بادشاہ کا لقب تھا۔ اور اس وقت روس میں تقریباً تین سو سال سے رومانوو(Romanov)خاندان حکومت کر رہا تھا۔ اس وقت یعنی 1905ء میں جب یہ پیشگوئی شائع کی گئی ہے گزشتہ دس سال سے نکولس ثانی(Nicholos II)روس کا بادشاہ تھا۔

نکولس ثانی1868ء میں پیدا ہوئے۔ان کی پیدائش کے وقت ان کے دادا الیگزینڈر ثانی روس کے زار تھے اور ان کے والد ولی عہد تھے۔جب وہ 13 برس کے تھے تو ان کے دادا کو قتل کر دیا گیا اور ان کے والد الیگزینڈر ثالث کی حیثیت سے تخت نشین ہوئے اور بڑے بیٹے ہونے کے ناطے وہ ولی عہد بن گئے۔ 1894ء میں ان کے والد کا گردہ کی بیماری سے انتقال ہوگیا۔اور نکولس ثانی روس کے زار بن گئے۔انہیں سیاست میں یا امورِ مملکت میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ بادشاہ بننے کے بعد انہوں نے اپنے ایک دوست کو کہا کہ میں نہ بادشاہ بننا چاہتا تھا اور نہ بادشاہ بننے کے لئے تیار ہوں۔

اس سے قطع نظر کہ وہ کیا چاہتے تھے اور کیا نہیں چاہتے تھے اس وقت وہ دنیا کی ایک بہت بڑی سلطنت کے بادشاہ بن چکے تھے۔وہ یورپ اور ایشیا کے ایک بہت وسیع علاقے کے حکمران تھے۔اس کی شمال مغربی سرحد سویڈن اور ناروے سے ملتی تھی۔ اس کے مغرب میں جرمنی اور آسٹریا تھے۔اس کی جنوبی سرحد ترکی کی سلطنت عثمانیہ سے شروع ہو کر، ایران، افغانستان سے ہوتی ہوئی چین اور منگولیا تک چلتی تھی۔اس کی مشرقی سرحد ایک جزیرہ میں جاپان سے ملتی تھی۔ سلطنت برطانیہ کی طرح وہ صرف ایک آئینی بادشاہ نہیں تھے بلکہ مکمل طور پر بااختیار بادشاہ تھے۔ جب وہ بادشاہ بنے تو اس وقت نہ تو کوئی پارلیمنٹ موجود تھی اور نہ ہی ایسے قوانین یا آئین موجود تھا جو ان کے اختیارات کو محدود کرتا۔ ان کا ہر فرمان قانون کی حیثیت رکھتا تھا۔ بظاہر ان سب باتوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت طاقتور بادشاہ تھے لیکن یہی امور ان کی کمزوری ثابت ہوتے رہے یہاں تک کہ ان کی بادشاہت زمین بوس ہوگئی۔

بادشاہ بننے کے بعد انہوں نے جرمنی کے شاہی خاندان کی الیگزینڈرا سے شادی کی۔ان کی بیوی ملکہ وکٹوریہ کی نواسی تھیں۔ شادی ہر لحاظ سے کامیاب تھی۔1901ء میں تین بیٹیوں کی پیدائش کے بعد ان کا پہلا بیٹا پیدا ہوا جو کہ تخت کا وارث تھا۔ لیکن یہ خوشی جلد غم میں بدل گئی کیونکہ ان کے بیٹے کو خون بہنے کی بیماری ہیموفیلیا تھی۔

1905ء میں پیدا ہونے والے حالات

جب حضرت مسیح موعود نے یہ پیشگوئی فرمائی تو اس وقت زارِ روس کی سلطنت ایک خاص قسم کے حالات سے گزر رہی تھی اور اس پیشگوئی نے معجزانہ طور پر کئی سالوں کے بعد پورا ہونا تھا۔لیکن اس پیشگوئی کی اشاعت کے ساتھ ہی ایسے حالات پیدا ہونا شروع ہو گئے جن کا انجام اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہوا۔

اُس دور میں دنیا کے بیشتر حصہ پر یورپی طاقتوں کی حکومت تھی۔ایشیا اور افریقہ کے زیادہ تر حصے ان مغربی ممالک کے محکوم تھے۔بعض اوقات یورپی طاقتیں میز پر بیٹھ کر محکوم علاقوں کی تقسیم بھی کرلیتیں اور ان بیچاری اقوام سے کوئی پوچھنے کی تکلیف بھی نہ کرتا۔لیکن اس دور میں ایک مشرقی ملک تھا جو سر اُٹھا رہا تھا اور یہ جاپان کا ملک تھا۔ اس تاریخی عمل کا ظہور بھی حضرت مسیح موعود کی ایک پیشگوئی کے مطابق ہو رہا تھا۔ بہر حال جاپان اور زار کی حکومت کے درمیان ایک دیرینہ تنازعہ چل رہا تھا اور وہ شمال مشرقی ایشیا یعنی مانچوریا کے علاقہ پر تسلط اور اثر ورسوخ کا تنازعہ تھا۔اس کا پس منظر یہ تھا کہ 1894ء میں جب چین اور جاپان کی جنگ شروع ہوئی تو روس نے جرمنی اور فرانس کے ساتھ مل کر اس میں مداخلت کی اور جاپان کو ہزیمت اُٹھانی پڑی۔اس کامیابی کے بعد روس نے پورٹ آرتھر جیسی اہم بندرگاہ پر قبضہ کرلیا۔لیکن جاپان اس صورتحال کو تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ 1904ء میں اس نے پورٹ آرتھر پر حملہ کر دیا۔اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان جنگیں لڑی گئیں ان میں جاپان نے کامیابیاں بھی حاصل کیں لیکن روس کے ساتھ جاپان کو بھی شدید جانی نقصان برداشت کرنا پڑا تھا۔

جس وقت حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی شائع فرمائی اس وقت روس اس جنگ میں بڑی کامیابی حاصل کرنے کے لیے ایک بہت اہم کوشش کر رہا تھا۔اس نے اپنا ایک بڑا بحری بیڑہ Baltic Fleet مشرقی بندرگاہ پورٹ آرتھر کی طرف روانہ

کیا ہوا تھا اسے منزل تک پہنچنے کے لیے ہزاروں میل کا ایک طویل سفر کرنا پڑا تھا۔ راستے میں ہی انہیں یہ خبر ملی کہ پورٹ آرتھر پر جاپانی قبضہ ہو گیا ہے۔لیکن اس بیڑہ نے جاپان کی طرف سفر جاری رکھا۔اس پیشگوئی کے چند دنوں بعد 26/اپریل 1905ء کو روس کے بحری بیڑے نے ہند چینی (Indochina) کے ساحلوں پر جمع ہونا شروع کیا اور پھر پورٹ آرتھر کی طرف سفر جاری رکھا۔ 14 مئی کو جاپان اور روس کے بحری بیڑوں کا ٹکراؤ ہوا اور ایک دوسرے پر گولہ باری شروع ہوئی۔روس کی بحریہ جاپان کی بحریہ سے بہت بہتر سمجھی جاتی تھی۔لیکن اس فیصلہ کن جنگ میں دو دن میں ہی جاپان نے اس بحری بیڑہ کو تباہ کر دیا۔ہزاروں روسی گرفتار ہوئے یا مارے گئے۔اس کے دو تہائی جہاز تباہ ہو گئے۔روس کے لیے یہ ایک بہت بڑی سبکی تھی۔ پوری دنیا میں اس غیر متوقع نتیجہ پر شور مچ گیا۔امریکہ کے ایک اخبار نے اس خبر کا آغاز ان الفاظ سے کیا۔

The greatest battle of the world has been fought. The Russian squadron has been almost anhilated. (Morning Astorian , 30th May 1905, p1)

ترجمہ: ''دنیا کی تاریخ کی عظیم ترین جنگ لڑی گئی ہے۔روسی بیڑہ تقریباً مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔''

اس وقت امریکہ کے صدر تھیوڈور روز ویلٹ نے روس اور جاپان میں مذاکرات کرائے اور روس کو صلح نامہ پر دستخط کرنے پڑے۔جاپان نے جنگ میں اپنے اہداف بڑی حد تک حاصل کر لیے تھے۔ روسیوں میں اس خبر سے پریشانی پھیل گئی۔ایک ایشیائی طاقت نے روس جیسی بڑی طاقت کو شکست دے دی تھی۔اس شکست نے لوگوں کو زار کے خلاف بھڑکا دیا۔زار کے سیاسی مخالفین اس شکست سے بھرپور فائدہ اُٹھا رہے تھے۔زار کے مخالفین میں لینن جیسے کمیونسٹ لیڈرز اس جنگ کی شروع سے ہی مخالفت کر رہے تھے۔ان کا مؤقف تھا کہ اس جنگ میں کامیابی حاصل ہو بھی گئی تو اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا جبکہ اس جنگ پر روس کے تمام وسائل خرچ ہو جائیں گے۔جنگ کے انجام نے ثابت کر دیا کہ ان کا مؤقف صحیح تھا۔ دوسری طرف اس سانحہ پر زار کا ردّعمل کیا تھا؟ روسی انقلاب کے ایک اہم لیڈر ٹراٹسکی لکھتے ہیں کہ خواہ جاپان کی بحریہ کے ہاتھوں عبرتناک شکست ہو یا اور کوئی سانحہ ہو، سب پریشان ہو جاتے تھے لیکن زار کبھی پریشان نہیں ہوتے تھے۔ وہ حسبِ معمول شکار کی یا اپنی دلچسپی کی اور کوئی بات کر رہے ہوتے تھے۔ان کی ذاتی ڈائری میں بھی بڑے سے بڑے اور اہم سانحے کا بہت سرسری انداز میں ذکر ہوتا تھا۔ اور پھر رات کے کھانے کا یا چائے کا ذکر شروع ہو جاتا تھا۔ان کے ایک قریبی ساتھی بھی ایک مرتبہ حیرت سے کہہ اُٹھے کہ یہ کیا ہے؟ کیا انہوں نے وراثت میں یہ اطمینان پایا ہے، یا انہیں یقین ہے کہ ساری تقدیر پہلے سے ہی لکھی ہوئی ہے یا پھر انہیں یہ احساس اور ادراک ہی نہیں رہا کہ کیا ہو رہا ہے؟

(Leaflet To the Russian Proletariat written on Feb 3 1905, by V. I. Lenin)

(Leon Trotsky,The History of the Russian Revolution,Volume1 Chapter 4,online version Translated by Max Eastman, 1932, p77)

1905ء کا ناکام انقلاب

1905ء کے سال میں زار اور روس کی مشکلات صرف جاپان کے ہاتھوں شکست تک محدود نہیں تھیں۔اندرونی طور پر بھی ایک آتش فشاں پھٹنے کو تیار تھا۔مزدور اپنی حالت سے بیزار تھے۔ کسان اپنی زمین کے پوری طرح مالک نہیں تھے اور ٹیکسوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے غربت کی چکی میں پس رہے تھے۔امراء کے طبقہ اور غریبوں میں خلیج بڑھ رہی تھی۔ملک میں جمہوریت کا کوئی تصور نہیں تھا۔زار کا ہر فرمان واجب الاطاعت تھا۔ جنوری 1905ء کے آغاز میں ہی وسیع پیمانے پر ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔اس پس منظر میں دارالحکومت سینٹ پیٹرز برگ میں ایک یونین نے ایک جلوس کا منصوبہ بنایا۔ایک پادری GEORGY GAPON اس کی قیادت کر رہے تھے۔انہوں نے پہلے ہی حکومتی عہدیداروں کو مطلع کر دیا تھا کہ جلوس نکالا جائے گا۔9 جنوری 1905ء کو یہ پُرامن جلوس زار کے سرمائی محل کی طرف روانہ ہوا۔ یہ لوگ غیر مسلح تھے۔ان میں سے کئی نے زار کی تصویریں بھی اُٹھا رکھی تھیں۔یہ لوگ صرف اپنے بادشاہ کو ایک عرضداشت پیش کرنا چاہتے تھے کہ ان کی شکایات کیا ہیں، وہ ملک میں کیا اصلاحات چاہتے ہیں۔زار اس وقت دارالحکومت میں نہیں تھا۔ یہ پُرامن جلوس محل کی طرف بڑھ رہا تھا کہ پولیس کے سربراہ اور زار کے رشتہ دار ولادیمیر VLADIMIR نے پولیس کو جلوس پر فائر کھول دینے کا حکم دے دیا۔بہت سے مارے گئے اور کئی زخمی ہو گئے۔ کتنے مارے گئے اس کے بارے میں بہت اختلاف ہے۔پورے ملک میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔جگہ جگہ جلوسوں اور ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ایک سرپھرے بادشاہ کے وفادار نے کہا کہ ہم نے انہیں سبق سکھا دیا ہے۔زار کے ایک نمایاں مخالف لینن نے اس کے جواب میں لکھا ''ہاں یہ ایک بہت بڑا سبق تھا اور روس کا ادنیٰ طبقہ اب اس سبق کو نہیں بھولے گا۔'' جو پادری اس جلوس کی قیادت کر رہا تھا، اس نے کہا ''اب ہمارا کوئی زار نہیں ہے۔خون کا ایک دریا زار اور اس کی رعایا کے درمیان بہہ رہا ہے۔''

(Selected Works Lenin, Vol3, Lawarence and Wishart LTD. London 1936, P289-290)

زار نے ایک کمیشن قائم کیا تا کہ لوگوں میں بے چینی کا سبب دریافت کیا جا سکے۔لیکن مارچ میں یہ کمیشن بغیر کسی رپورٹ کے مرتب کیے ہی ختم کر دیا گیا۔زار نے ان ہنگاموں کے بعد فروری کے وسط میں اعلان کیا کہ ایک مشاورتی اسمبلی قائم کی جائے گی، اور اظہار خیال کی آزادی دی جائے گی۔ چونکہ اس اسمبلی کا کام صرف حکومت کو مشورے دینا تھا، اس لئے اس سے ہنگاموں میں کمی آنے کی بجائے ان میں اضافہ ہو گیا۔روس کے حکمران بزرجمہروں کو اور کچھ نہیں سوجھی تو یہ سر جوڑ کر یہ نتیجہ نکالا کہ سب فساد کی جڑ یہ یونیورسٹیاں ہیں۔چنانچہ مارچ میں اگلے تعلیمی سال تک یونیورسٹیوں کو ہی بند کر دیا۔اب تک تو یہ سلسلہ چل رہا تھا۔حضرت مسیح موعود نے اپریل 1905ء میں زار کے عبرتناک انجام کے بارے میں پیشگوئی شائع فرمائی جون، ستمبر اور اکتوبر میں روس کی بحریہ میں بھی وسیع پیمانے پر بغاوت ہوئی اور کچھ افسران کو قتل کر دیا گیا۔پولینڈ میں بھی ہنگامے شروع ہو گئے۔اگست میں حکومت نے ایک آئین کی تجویز پیش کی جس میں ایک پارلیمنٹ DUMA کی تجویز بھی شامل تھی۔اس پارلیمنٹ کا کام صرف زار کو مشورہ دینے تک محدود تھا۔رائے عامہ نے اس پارلیمنٹ کی تجویز مسترد کر دی۔اکتوبر میں دارالحکومت میں ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہوا جو جلد پھیلتا گیا۔اکتوبر میں زار نے October Manifesto کا اعلان کیا۔اس میں زیادہ مراعات دی گئی تھیں۔اسے زیادہ پسند کیا گیا۔اکتوبر میں ماسکو میں بغاوت کے حالات پیدا ہوئے جنہیں سختی سے کچل دیا گیا۔ دسمبر 1905ء تک روس میں انقلاب کی اس کوشش کا عملاً خاتمہ ہو چکا تھا۔

زار نکولس ثانی

اگرچہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی نے معجزانہ طور پر کئی سال بعد پورا ہونا تھا۔اور 1905ء میں یعنی جس سال حضرت مسیح موعود نے یہ پیشگوئی شائع فرمائی، زار بہت سے مسائل سے دوچار ہوئے لیکن ابھی ان کے اپنے عبرتناک انجام کو پہنچنے کا وقت آ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ ابھی اس عالمی تباہی کا وقت نہیں آیا تھا جس کے دوران حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق زار نے اپنے عبرتناک انجام کو پہنچنا تھا۔البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جب یہ پیشگوئی شائع فرمائی تو اس کے ساتھ ہی ایسی تبدیلیاں آنی شروع ہو گئیں جن سے وہ عمل شروع ہوا جو کہ بالآخر زار اور ان کے خاندان کی تباہی پر منتج ہوا۔مثلاً زار کی حکومت کے خلاف ہڑتالوں نے ان کی حکومت کو بے بس کرنے میں اور اس کے زوال میں اہم کردار ادا کیا۔زار کے مخالفین کے ایک اہم قائد ٹراٹسکی نے اپنی کتاب میں تجزیہ شائع کیا تھا کہ اس سال جتنی بڑی ہڑتالیں ہوئیں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔اور ان کے بعد ان کی تعداد بہت کم ہو گئی اور پھر جس سال زار کی حکومت کا خاتمہ ہوا ان کی تعداد پھر بڑھ گئی۔

(Leon Trotsky,The History of the Russian Revolution,Vol1Chapter 4)

پہلی جنگ عظیم کے دوران روسی فوج کی ناکامی نے روس کے لوگوں کے حکومت کے خلاف بھڑکا دیا تھا۔ایک لحاظ سے عمل کا آغاز 1905ء میں ہی ہو گیا تھا جبکہ جاپان کے ساتھ جنگ میں روس کو اور خاص طور پر ان کے بحری بیڑے کو بری طرح شکست ہوئی تھی۔جب زار کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو اس کی ایک بڑی وجہ یہ بنی تھی کہ آخر میں فوج

میں زار کی حکومت کے خلاف بغاوت ہوگئی تھی اور انہوں نے زار کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس عمل کا آغاز حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے معاً بعد ہو گیا تھا جب روسی بحریہ میں بڑے پیمانے پر بغاوتوں کا آغاز ہو گیا تھا۔ خود روس میں کمیونسٹ انقلاب کے قائد لینن نے اس بات کا تجزیہ پیش کیا ہے کہ اس سال زار کے خلاف تحریک کا نقشہ بالکل ہی بدل گیا دیکھتے ہی دیکھتے کسان، مزدور، پڑھے لکھے لوگ زار کے خلاف تحریک میں شامل ہوتے گئے۔ ان کے مطابق یہ عمل پورے زور پر خزاں کے موسم میں یعنی حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے چند ماہ بعد پہنچا تھا۔

(Selected works Lenin, vol3 P 9-19)

راسپوٹین کا عروج

ایک اور وجہ جو زار اور اس کے خاندان کی بدنامی اور پھر زوال کا باعث بنا وہ راسپوٹین تھا۔ یہ ایک تقریباً ان پڑھ عیسائی فقیر تھا جس کے ساتھ زار اور اس کی بیوی کی عقیدت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ زار اور زارینہ کی ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے ان کے دربار اور محل میں فقیروں، عیسائی راہبوں اور پیشگوئیاں کرنے والوں کی آمد رہتی تھی۔ جوں جوں ان کا اثر ورسوخ بڑھتا جاتا مختلف لوگ اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کیلئے ان کا استعمال بھی کرتے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب حضرت مسیح موعود نے زار کے انجام کی پیشگوئی فرمائی اس کے چند ماہ بعد ہی راسپوٹین زار کے محل میں داخل ہوا۔ زار باقاعدگی سے اپنی ڈائری لکھا کرتا تھا۔ نومبر 1905ء میں زار نے ایک روزانہ اپنی ڈائری میں لکھا کہ آج میں ایک درویش سے ملا جس کا نام گریگری (Gregory) ہے ملا۔ اس کا تعلق Toblosk کے صوبے سے ہے۔ یہ گریگری ہی راسپوٹین تھا۔ اس سے پہلے سینٹ پیٹرز برگ میں راسپوٹین کی شہرت روحانی علاج سے شفا دینے والے شخص کی تھی اور اس کے ساتھ اس پر اخلاقی الزامات کی شہرت بھی تھی۔ شاہی جوڑے کے بیٹے اور ولی عہد کو ہیموفیلیا کی بیماری تھی۔ اس وقت اس کا کوئی علاج دریافت نہیں ہوا تھا۔ اس وجہ سے قدرتی بات تھی کہ زار اور زارینہ کا جھکاؤ روحانی علاج کی طرف تھا۔ ایک مرتبہ ولی عہد کو کشتی میں چوٹ لگ گئی۔ اس کا خون بہنا شروع ہو گیا۔ اور اس کی حالت خراب ہوگئی۔ علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ اس کی ماں نے سائبیریا میں موجود راسپوٹین کو تار دی۔ راسپوٹین کا جواب آیا کہ ولی عہد ٹھیک ہو جائے گا۔ اس تار کے ملنے کے ایک روز کے بعد ولی عہد کی طبیعت سنبھلنی شروع ہوگئی۔ اس واقعہ نے زارینہ کی عقیدت کو بہت بڑھا دیا۔ ان کے نزدیک یہ ایک معجزہ تھا۔

چند سالوں میں یہ کہا جانے لگا کہ ملک میں کوئی کسی اہم عہدے پر فائز نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی اہم عہدے سے خواہ وزارت کا عہدہ ہو ہٹتا ہے لیکن اس کے پیچھے راسپوٹین کے مشورے کارفرما ہوتے ہیں۔ زارینہ اگر زار کو خط بھی لکھتی تو ان میں بھی ''ہمارے دوست'' کے خیالات اور مشوروں کا ذکر ضرور ہوتا۔ یہ ''دوست'' راسپوٹین ہی تھا۔ خفیہ پولیس سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتی۔ کچھ اس کی حفاظت کے لیے اور کچھ اس کے آنے جانے کا ریکارڈ رکھنے کے لیے۔ پولیس کی ڈائری میں اکثر راسپوٹین کے بارے میں یہ لکھا ہوتا کہ آج وہ شراب کے نشے میں تھا۔ اور وہ آج شراب کی وجہ سے ہوش میں ہی نہیں تھا وغیرہ وغیرہ۔ اس کی اخلاق سوز حرکات کی رپورٹیں مسلسل نمایاں شخصیات کو مل رہی تھیں۔ ایک وزیر اعظم کو اس لئے برطرف کر دیا گیا کیونکہ راسپوٹین اس سے ناراض تھا۔ دوسرے ممالک کے سفراء بھی اس کو خوش کرنے کی کوشش کرتے تاکہ اپنے مقاصد حاصل کرسکیں۔ راسپوٹین کی حرکتوں کی یہ خبریں شاہی جوڑے تک مل رہی ہوتیں لیکن وہ ان پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھے۔ تمام طبقات میں راسپوٹین کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے خلاف بے چینی بڑھ رہی تھی۔

(Leon Trotsky,The History of the Russian Revolution, Vol1 ,Chapter 4 p70-91)

1905ء میں ہونے والی عالمی تبدیلیاں

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق زار کے زوال اور حالت زار کی پیشگوئی نے ایک ایسی عالمی تباہی کے موقع پر پورا ہونا تھا جس نے دنیا کے بڑے حصہ کو اپنی لپیٹ میں لینا تھا اور جس کی نظیر ماضی کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی تھی۔ جیسا کہ حقائق درج کئے گئے ہیں کہ زار کے انجام کی پیشگوئی نے تو 1917ء اور 1918ء میں پورا ہونا تھا لیکن اس پیشگوئی کے ساتھ ہی 1905ء میں ایسی تبدیلیاں شروع ہوگئیں جن کا انجام زار کے عبرتناک انجام پر ہوا۔ اسی طرح عالمی تباہی کی پیشگوئی نے 1914ء میں پہلی جنگ عظیم کے آغاز کے ساتھ پورا ہونا تھا لیکن سیاسی مدبرین کی رائے میں عالمی سیاسی منظر پر 1905ء میں ہی ایسی تبدیلیاں شروع ہوگئیں جن کا انجام پہلی جنگ عظیم پر ہوا گو کہ اس وقت کسی کے وہم وگمان میں نہیں تھا کہ ان تبدیلیوں کا انجام ایک عالمی جنگ پر ہوگا۔

1904ء میں برطانیہ اور فرانس میں معاہدہ ہوا، جس کی رو سے مصر کو برطانیہ کے زیر اثر اور مراکش کو فرانس کے زیر اثر تسلیم کیا گیا۔ 1905ء کے آغاز پر ہی فرانس سے ایک وفد مراکش پہنچ گیا اور انہوں نے یہ تاثر دیا کہ وہ اب مراکش کو اپنے زیر نگرانی علاقے کی حیثیت سے دیکھ رہے ہیں۔ اس صورت حال میں مراکش کے سلطان نے جرمنی سے رابطہ کیا کہ کیا تمام یورپی طاقتیں فرانس کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ جرمنی نے فرانس کو نیچا دکھانے کے لئے مراکش کی پشت پناہی کا فیصلہ کیا۔ مارچ اور اپریل 1905ء میں جرمنی کے بادشاہ نے مراکش جا کر نہایت جارحانہ تقریر میں فرانس کو چیلنج کیا۔ اور 11 اور 12 اپریل 1905ء کو فرانس اور برطانیہ کے نام مراسلے روانہ کیے کہ اس مسئلہ پر یورپی طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ اور یہ نظر آ رہا تھا کہ اگر اس کانفرنس سے انکار کیا گیا تو جنگ شروع ہو جائے گی۔ فرانس کو اس مطالبہ کے آگے جھکنا پڑا اور سپین میں Algeciras کے مقام پر یورپی طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ یہاں تک تو جرمنی کا پلہ بھاری تھا لیکن کانفرنس میں ایک مختلف منظر سامنے آیا۔ برطانیہ نے فرانس کی حمایت کی اور روس، سپین اور دوسری یورپی طاقتوں کا جھکاؤ بھی فرانس اور برطانیہ کی طرف تھا۔ آسٹریا جرمنی کا ساتھ دے رہا تھا۔ لیکن مجموعی طور پر جرمنی تنہا نظر آ رہا تھا۔ آخر میں آسٹریا کی تجویز پر ایسا راستہ نکالا گیا جس میں جرمنی کو واضح سبکی بھی نہ اٹھانی پڑے اور کسی حد تک حل بھی نکل آئے۔ لیکن اس کانفرنس میں یورپی طاقتوں کی گروہ بندی اور ان کا آپس میں تصادم واضح ہو کر سامنے آ گیا۔ اور اس کے بعد مختلف ممالک نے اپنی جنگی تیاریاں تیز تر کر دیں۔ اس کا انجام پہلی جنگ عظیم پر ہوا۔ ونسٹن چرچل جو کہ پہلی جنگ عظیم میں وزیر تھے اور دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانیہ کے وزیر اعظم تھے، اس کانفرنس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

Algeciras was a milestone on the road to Armageddon.

(The World Crisis, by Winston Churchill, Published The Macmillan Company of Canada, April 1923, p19-28)

ترجمہ : Algecaris کی کانفرنس اس عظیم جنگ (یعنی پہلی جنگ عظیم) کے راستہ کا ایک سنگ میل تھی۔

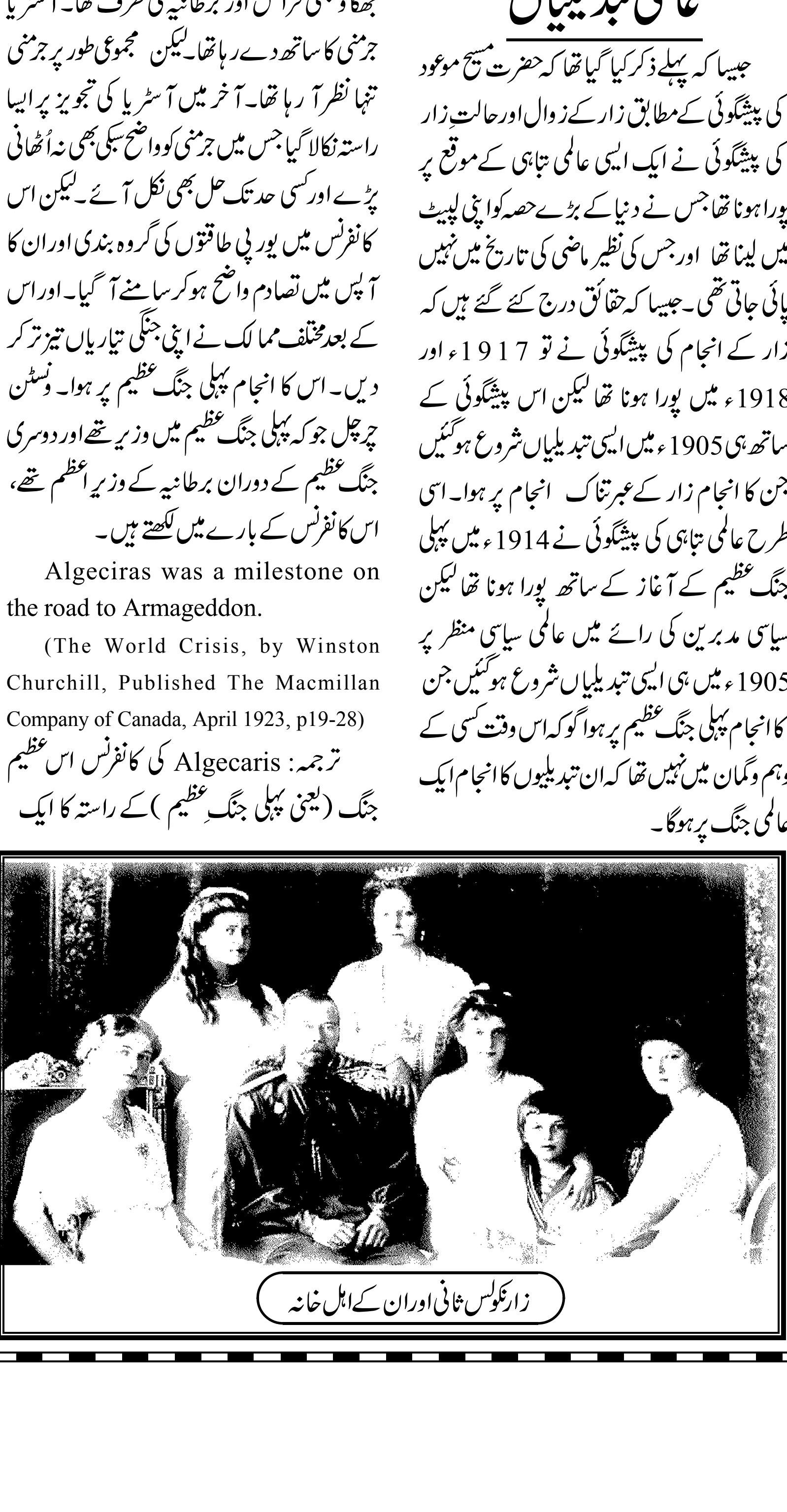

زار نکولس ثانی اور ان کے اہل خانہ

ہمدردی بنی نوع انسان ہمارا مذہب ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی ہی میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے ادعونی استجب لکم میں کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا بھی سنت نبوی ہے حضرت عمرؓ اسی سے مسلمان ہوئے آنحضرتؐ آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو ایک بھی ایسا انسان نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں سکھاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس سے کسی کو حقیقی طور پر ایذاء پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بےزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔''

پہلی جنگ عظیم کا آغاز

شطرنج کے مہرے عالمی سیاست کی بساط پر اشارے کے منتظر تو تھے کہ 28 جون 1914ء کو جنگ کی پہلی چنگاری نے اس آگ کو بھڑکا دیا۔ سربیا میں سربیا کے ایک نیشنلسٹ نے آسٹریا ہنگری کی سلطنت کے ولی عہد کو قتل کر دیا۔ آسٹریا ہنگری نے سربیا کو الٹی میٹم دے دیا۔ ایک ماہ بعد آسٹریا ہنگری نے سربیا پر حملہ کر دیا۔ روس سربیا کا اتحادی تھا، اسے اس کی مدد کے لیے میدان میں آنا پڑا۔ جرمنی آسٹریا کا اتحادی تھا وہ آسٹریا کی مدد کے لئے آگے بڑھا۔ جرمنی نے بیلجیئم کے راستے فرانس پر حملہ کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں فرانس کی حمایت کے لئے برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ چند ہی ہفتوں کے اندر یورپ میں جنگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ جس عالمی تباہی کی حضرت مسیح موعود نے 1905ء میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ سولہ سال کے اندر ہو کر رہے گی اس کا وقت آ گیا تھا۔ بعد میں اٹلی، جاپان اور امریکہ برطانیہ اور فرانس کے اتحادی کے طور پر میدان میں آئے اور ترکی کی سلطنت عثمانیہ اور بلغاریہ جرمنی اور آسٹریا کے اتحادی کے طور پر میدان جنگ میں کود پڑے۔ پہلی جنگ عظیم کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ یہ اپنی ذات میں ایک وسیع مضمون ہے۔ لیکن اس مضمون کا موضوع اس جنگ کے دوران زار کے انجام سے تعلق رکھتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123862 میں Mohammed

ولد Othman قوم ... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر51 سال بیعت 2004ء ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) دو عدد مکان۔اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 5 4ہزار Tanzania Shilling ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Mohammed گواہ شد نمبر1۔Said s/o Mbwana گواہ شد نمبر2 Said s/o Othima Mohamed

مسل نمبر123863 میں Hamidu

ولد Said Mkuwe قوم....پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) پلاٹ 61x68 فٹ۔25 لاکھ Tanzania Shilling اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ Tanzania Shilling ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hamidu گواہ شد نمبر1۔ Yusuf Mwishehe s/o Mwishehe Juma گواہ شد نمبر2 Mohammed s/o Mwinsimuua Ussi

مسل نمبر123864 میں Mustafa

ولد Abdul Amran قوم.....پیشہ تدریس عمر39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان 6.7 مرلہ 18.18mx اس وقت مجھے مبلغ 6 لاکھ Tanzania Shilling ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Mustafa گواہ شد نمبر1۔ Ally s/o Mamisi گواہ شد نمبر2 Abdullah Sulai s/o Sulait

مسل نمبر123865 میں Khalid Saeedi Rufili

ولد Saeedi Rufili قوم....پیشہ کاروبار عمر39 سال بیعت 2000ء ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان 5x12 میٹر 10 لاکھ Tanzania Shilling اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ Tanzania Shilling ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Khalid Saeedi Rufili گواہ شد نمبر1۔ Yusuf Juma s/o Muuishehe Juma گواہ شد نمبر2 Khuram Shahzad s/o Shakoor Ahmad

مسل نمبر123866 میں Ally

ولد Juma Mmasi قوم.....پیشہ ہنرمند مزدوری عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) 101AcrFarm لاکھ Tanzania Shilling (2) مکان 20×25 (3) مکان 20×20-50 لاکھ Tanzania Shilling اس وقت مجھے مبلغ 6 لاکھ Tanzania Shilling ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ally گواہ شد نمبر1۔ Abdul Rahman S/o Mohammad گواہ شد نمبر2۔ Mohammed S/o Mwindimijur

مسل نمبر123867 میں Faudhia

زوجہ Mwishehe قوم....پیشہ خانہ داری عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 اگست 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ Tanzania Sihlling ماہوار بصورت Job مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Faudhia گواہ شد نمبر1۔ Mwishehe S/o Saidi گواہ شد نمبر2۔ Abdul Rahman S/o Mohammed

مسل نمبر123868 میں Issa

ولد Hassan Bunga قوم.....پیشہ کاروبار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 جون 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 18Meete×2016 لاکھ Tanzania Shillin اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ Tanzania Shilling ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Issa گواہ شد نمبر1۔ Ramadhani S/o Nauja گواہ شد نمبر2۔ Rajabu S/o Abasi

مسل نمبر123869 میں Khalifa Jailani

ولد Jailani Ammri قوم.....پیشہ وقف زندگی عمر39 سال بیعت 1997ء ساکن Dodoma ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 24 ہزار Tanazania Shilling ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Khalifa Jailani گواہ شد نمبر1۔ Abdul Rahman S/o M.Ame گواہ شد نمبر2۔ Mohammed

مسل نمبر123870 میں Mohammed Kekula Koroma

ولد PA Momoh قوم.....پیشہ کسان عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Banda ضلع و ملک Siera Leone بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 اپریل 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 4 لاکھ Leone ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammed Kekula گواہ شد نمبر1۔ Salieu Koroma گواہ شد نمبر2 Ibrahim Proubra

مسل نمبر123871 میں Santigi Thoronka

ولد John Thoroka قوم.... پیشہ مربی/مشنری عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Taiawa ضلع و ملک سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 جولائی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 60 ہزار Leone ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Santigi Thoronka گواہ شد نمبر1۔ Ibrahim A Kelfala s/o Shekhu B Kelafala گواہ شد نمبر2۔ Saeed Ur Rahman Coutuh s/o Bai Contel

مسل نمبر123872 میں Tanzeema Mnahil

بنت Muhammad Naeem Azhar قوم..... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mosoila ضلع و ملک سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ Leones ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Tanzeema Mnahil گواہ شد نمبر1۔ Muhammed Naeem Azhar s/o Muhammed Saleem گواہ شد نمبر2۔ Tabiol Naeem s/o Muhammad Naeem Azhar

مسل نمبر123873 میں Ataul Aleem Butt

ولد Abadul Razzaq Btt قوم.....پیشہ کاروبار عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Masoila ضلع و ملک سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ Leone ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ata Ul Aleem Butt گواہ شد نمبر1 Tabish Naeem s/o Muhammad Naeem Azhar گواہ شد نمبر2 Mamid Karim Bilal s/o Abdul Ghani

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم عبدالعزیز خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی شازیہ ظہیر واقفہ نو عمر ساڑھے نو سال بنت مکرم ظہیر احمد صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس کی تقریب آمین 7 جولائی 2016ء کو ہمارے گھر پر منعقد کی گئی۔ مکرم احمد عرفان صادق صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ امۃ النور صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ بچی محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب مرحوم سابق صدر خوشاب شہر کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے بچی کو باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم ظہیر احمد خالد صاحب معلم سلسلہ وقف جدید کلسیاں بھٹیاں ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کلسیاں بھٹیاں ضلع شیخوپورہ کے دو اطفال مسرور احمد اور عثمان احمد پسران مکرم تصور حسین بھٹی صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی توفیق خاکسار اور سابقہ معلم وقف جدید مکرم افتخار احمد نعیم صاحب کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین مورخہ 31 جولائی 2016ء کو بیت الذکر کلسیاں بھٹیاں میں بعد از نماز مغرب منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور مکرم محمد اسلم صاحب صدر جماعت کلسیاں بھٹیاں نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم رانا قدیر احمد عارف صاحب معلم وقف جدید چک 17 چھور کوٹلی ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 جولائی 2016ء کو عروہ ایمان بنت مکرم احمد نواز صاحب عمر 10 سال کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچی سے قرآن کریم سنا اور مکرم محمد اسلام صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کوٹلی چھور نے دعا کروائی۔

اسی طرح مورخہ یکم اگست 2016ء کو شیروز احمد ولد مکرم مقصود احمد صاحب عمر 12 سال کی تقریب آمین ہوئی۔ مکرم مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچے سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم زاہد احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے استاد مکرم ماسٹر علیم الدین صاحب فالج کے مرض میں مبتلا ہیں۔ گرنے کی وجہ سے ان کے پٹھوں میں چوٹ آئی ہے۔ ان کا آپریشن مورخہ 12 اگست 2016ء کو متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب کارکن دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم داؤد احمد مالی صاحب احمد نگر کو اچانک دل کی تکلیف ہوئی ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار ایک ماہ سے بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھی داخل رہا تھا۔ ابھی بھی طبیعت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرم عمر حیات صاحب ولد مکرم احمد شیر انصاری صاحب وصیت نمبر 72043 نے مورخہ 4 دسمبر 2007ء کو چک نمبر 152 شمالی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا سے وصیت کی تھی۔ سال 15/14 سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

❁ مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم طاہر احمد غالب صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 3 اگست 2016ء کو بیٹے کے بعد بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام رخ فروہ غالب تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رانا سعید احمد وسیم صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ فرحت جبین صاحبہ تقریباً 63 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی مورخہ 31 جولائی 2016ء کو وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر دارالنصر وسطی میں محترم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحومہ سادہ مزاج، غریبوں اور ضرورت مندوں سے ہمدردی رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ مکرم رانا ظفر احمد صاحب پاکپتن کی بیٹی اور مکرم رانا نذیر احمد صاحب چک نمبر 26 منڈی بہاؤالدین کی بہو تھیں۔ بطور ٹیچر چک 26 میں محکمہ تعلیم میں ڈیوٹی کرتی رہیں۔ لواحقین میں میرے علاوہ 2 بیٹے مکرم توقیر احمد صاحب لاہور، مکرم فواد احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ اور تین بیٹیاں مکرمہ بینش سعید صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منصور احمد منصور صاحب الکافی گارمنٹس سراج مارکیٹ ربوہ، مکرمہ صدف سعید صاحبہ اہلیہ مکرم نوید خان صاحب جرمنی، مکرمہ انعم سعید صاحبہ اہلیہ مکرم نقاش نفیس صاحب جرمنی، 3 پوتے، 2 نواسے اور 4 نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

غم کی اس گھڑی میں بہت سے احباب نے ہماری ڈھارس بندھائی۔ ان کے تہ دل سے ہم سب شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام، پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کے نیک کام جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ضرورت خاکروب

❁ ادارہ نور العین بلڈ بینک میں خاکروب کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو کام کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے ایوان محمود میں جمع کروائیں۔ اپنی درخواست کے ہمراہ ایک عدد فوٹو گراف دو عدد شناختی کارڈ کی کاپیاں ساتھ لگائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔

......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

میرے دادا جان محترم رائے محمد عبداللہ منگلا صاحب

مکرم بلال احمد منگلا صاحب

خاکسار کے دادا جان رائے محمد عبداللہ منگلا صدر جماعت چک منگلا ضلع سرگودھا مخلص خادم سلسلہ تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی خدا کی راہ میں وقف کر رکھی تھی۔ جب سے خاکسار نے ہوش سنبھالا دادا جان کو دین کی خدمت کرتے ہی دیکھا ہے۔نمازوں میں باقاعدگی۔ وقت کی پابندی۔نماز تہجد کا اہتمام۔ مہمان نوازی رشتہ داروں سے حسن سلوک۔ مربیان و معلمین سے شفقت اور پیار کا تعلق۔ اپنی اولاد سے انتہا کی محبت وشفقت۔ غرض کہ زندگی کے ہر میدان میں اول ہی رہے۔ دادا جان کو خلافت سے انتہا کی محبت تھی ہمیشہ خلیفۃ المسیح کی ہر بات پر ہر حکم پر لبیک کہتے اور ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

خاکسار نے حضور انور کو دادا جان کی صحت کی بہتری کے لئے خط لکھا تو حضور انور کا جواب آیا کہ خدا تعالیٰ آپ کے دادا جان کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ جب خاکسار اس خط کو لے کر دادا جان کے پاس گیا اور پڑھ کر سنایا تو رو پڑے کہ مجھ ناچیز کے لئے خلیفۃ المسیح نے دعا کی ہے اور مجھے کہا کہ خط مجھے دے دو خط کو لے کر کافی دیر تک چومتے رہے اور کہا کہ یہ میرے پاس رہے گا اور اس خط کو اپنی جیب میں ڈال لیا تاکہ میں اس برکت کو حاصل کرتا رہوں۔

خاکسار کو بہت دفعہ دادا جان کے ساتھ ڈیرے پر اور زمینوں پر جانے کا موقع ملا۔ آپ کا طریق یہ ہوتا تھا کہ زمینوں پر جا کر دعا کرتے اور اپنے دوسرے بھائیوں کی زمینوں پر بھی دعا کرتے کہ خدایا اس میں برکت ڈال تاکہ ہم لوگ خدا کی راہ میں زیادہ قربانیاں کرسکیں۔ دادا جان کو بیت الذکر سے بہت محبت تھی پانچوں نمازوں پر خود بیت الذکر کا دروازہ کھولتے اور اس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھتے۔ خاکسار نے کبھی دادا جان کو نماز تہجد سے ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔ نماز تہجد بیت الذکر میں ہی ادا کرکے واپس گھر آتے اور اپنے تمام بچوں کو نماز فجر کے لئے بیدار کرتے اور واپس بیت الذکر تشریف لے جاتے۔ دادا جان کو اکثر جماعتی میٹنگز کے سلسلہ میں سرگودھا جانا پڑتا تو کبھی میٹنگز سے لیٹ نہیں ہوئے ہمیشہ وقت کی پابندی کرتے۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ نصیحت کرتے۔

آپ کہتے کہ دیکھو ہم اونٹوں کے چرواہوں کی اولاد تھے بے علم تھے کون سی جاہلیت ہمارے آباؤ اجداد میں نہ تھی ان کی اولاد ہو کر اب ہم خدا کے فضل سے بہت ترقی کر گئے ہیں۔ میں اپنا ایک واقعہ تمہارے سامنے رکھتا ہوں جو تمہیں بھی معلوم ہے۔ جب سب پہلے گھر میں تھے۔ جہاں ہمارے دو چھوٹے کمرے تھے اور بالکل کچے تھے۔ جن میں ہمارا سامان بھی پوری طرح نہیں آتا تھا گزارہ کرتے تھے اس وقت آپ کا یہ باپ ہر وقت پریشان رہتا تھا کہ کیا کروں لڑکے جوان ہو چکے ان کی شادیاں کرنی ہیں جگہ نہیں ہے ان کو کہاں بٹھاؤں تو میں نے اپنے پیارے امام کو خط لکھنے شروع کئے لکھتا رہا نہ تھکا نہ ہارا لکھتا رہا۔

حضور لندن میں تھے کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے حضور کی دعاؤں کی برکت سے ایسے سامان پیدا کئے کہ مکان بننا شروع ہوا اور روپیہ بھی کافی خرچ ہوا خدا جانے وہ آیا کہاں سے اور کس طرح سے آیا مجھ میں کچھ طاقت نہ تھی۔ پھر دیکھو خدا تعالیٰ نے ہی آپ کے اس مکان کو سجایا۔ ڈش انٹینا کے ذریعہ ہر جمعہ تمہارے گھر میں عید ہوتی ہے خدا کا خلیفہ آتا ہے اور جب بھی کوئی وفد مرکز سے آتا ہے اس کا انتظام بھی تمہارے گھر میں ہوتا ہے۔ رہائش اور کھانا پینا وغیرہ۔ تمہارا مکان خدا تعالیٰ کے گھر کے سایہ میں بنا ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس گھر کو ہمیشہ آباد رکھنا قیام سے، رکوع سے اور سجود سے ہمارے والد صاحب ہمارے لئے اور اتحاد کے لئے بہت بڑا دعاؤں کا خزانہ چھوڑ گئے ہیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا یہ سب تمہارا کام ہے اگر تم نے غفلت کی اور دوسروں کی نقل کی تو یہ سب کچھ چلا جاوے گا۔ آخر میں میری دعا ہے اے میرے خدا تو ارحم الراحمین ہے مجھ پر اور میری اولاد پر ہمیشہ فضل اور رحم فرما۔ آمین (یہ تحریر انکی کتاب داستان قبول احمدیت سے لی گئی ہے)

دادا جان نے اپنی ساری زندگی سادگی اور قناعت میں گزاری ہمیشہ ہر کام میں اگر کسی کی اصلاح درپیش ہوتی تو اس کو اسی وقت توجہ دلا دیتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو تقریر کرنے کا خوب ملکہ عطا کیا ہوا تھا جب بھی کوئی تحریک کرنی ہوتی یا کوئی جماعتی پیغام احباب جماعت کے سامنے پیش کرنا ہوتا تو الفاظ کا ایسا چناؤ ہوتا کہ ہر شخص جو اس محفل میں موجود ہوتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

ہمارے گاؤں کے ایک مربی صاحب بیان کرتے ہیں کہ خاکسار نے دادا جان کو بہت زیادہ سردی اور شدید بارش کے باوجود بیت الذکر سے ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔ ایک دو دفعہ تو بہت زیادہ بارش ہوئی جس میں مربی صاحب نے اپنے ذہن میں سوچا کہ آج تو صدر صاحب بیت الذکر نہیں آئیں گے کیونکہ بہت شدید بارش ہے لیکن اس شدید بارش میں بھی دادا جان نے بیت الذکر میں نماز باجماعت ادا کی۔

خاکسار کے دادا جان ایک بہت ہی پیاری اور دلربا شخصیت تھی جنہوں نے اپنے نیک نمونے قائم کئے اور اپنی اولاد کی بھی احسن رنگ میں تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اس عظیم شخصیت کا نام زندہ رکھنے والے ہوں اور ان کی تمام نصائح پر عمل کرنے والے ہوں۔ آمین

ربوہ میں بارش سے موسم خوشگوار

مورخہ 10۔اگست 2016ء کو صبح 8 بجے ربوہ اور اس کے گردونواح میں تیز ٹھنڈی ہوا کے بعد بارش ہوئی۔ جس سے ہر طرف جل تھل ہو گیا اور موسم نہایت خوشگوار ہو گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بارشوں کا یہ سلسلہ آئندہ روز تک بھی جاری رہے گا۔

☆......☆......☆

ریشے دار غذائیں سانس کیلئے بہتر ہیں

امریکی ریاست جارجیا کے شہر اٹلانٹا میں واقع نیشنل ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن ایگزامینیشن سروے (این ایچ این ای ایس) کی تازہ تحقیق کہتی ہے کہ ریشے دار غذائیں پھیپھڑوں کو تندرست اور سانس کی نالی کو درست رکھتی ہیں۔ اس ادارے نے حال ہی میں 2 ہزار افراد پر کئے گئے سروے کو شائع کیا ہے جس کے مطابق جن افراد نے اپنی خوراک میں فائبر یعنی ریشے دار خوراک کو زیادہ رکھا ان کے پھیپھڑوں میں 68 فیصد بہتری دیکھی گئی جو نارمل کے مقابلے میں کہیں زیادہ تھی۔ جن لوگوں نے ریشے والی خوراک کم کھائی تھیں ان میں سے صرف 50 فیصد افراد کے پھیپھڑے ہی درست اور پوری استطاعت سے کام کر رہے تھے، فائبر سے بھرپور غذائیں کھانے والے صرف 14 فیصد افراد کو سانس لینے میں کچھ دقت تھی جبکہ نہ کھانے والے 30 فیصد لوگوں میں یہ کیفیت دیکھی گئی۔ واضح رہے کہ ریشے دار خوراک امراض قلب، بلڈ پریشر اور دیگر امراض سے بچاتی ہے۔ اس کے علاوہ پورے نظام ہاضمہ کی صحت بھی فائبر سے بہتر ہوتی ہے۔

(ملٹی نیوز 12 جولائی 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 11/اگست

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:28
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:59
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	34 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم ابر آلود رہنے کا امکان ہے۔

اعلیٰ کوالٹی
مناسب دام
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 03356749172

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
محمد دین میموریل ہومیو کلینک اقصیٰ چوک ربوہ
ڈاکٹر خرم گل: 0334-9811520

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور
سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مچھر مار سپرے کی سہولت میسر ہے
کالج روڈ ربوہ: 0322-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ھیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے داخلہ فارم دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

FR-10

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6211978
طالب دعا: میاں عمران 0332-7711750

وردہ فیبرکس
عید کولیکشن Replica لان -/1750
Replica لیلن -/1850
نیا موسم۔ نئے ڈیزائن
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883